علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ

بہارِ تحریر

(حصہ 6)

چھوٹی چھوٹی تحریریں

آسان لفظوں میں

عام قاری کے لیے مفید

مطالعے کا شوق پیدا کرنے

میں معاون

ناشر

عبد مصطفی آفیشل

بسم الله الرحمن الرحیم

سنی سے دوستی کریں

کسی سے دوستی کرنا اس سے رشتہ قائم کرنے کے برابر ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ سنی صحیح العقیدہ سے دوستی کریں۔

ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تو تم میں سے ہر ایک کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

(سنن ابی داوٗد، باب من یؤمر عن یجالس، ج4، ص407 بہ حوالہ آداب الصحبۃ و حسن العشرۃ، اردو، ص17)

کسی کو اپنا دوست بنانے سے پہلے اچھی طرح معلوم کر لیجیے کہ اس کا دین کیا ہے اور عقیدہ کیا ہے ورنہ آپ کو اپنی غلطی کی قیمت اپنا دین دے کر چکانی پڑ سکتی ہے۔

عبد مصطفی

کھائیں لیکن شور نہ مچائیں

آج میں نے بریانی کھائی، آج میرے گھر میں گاجر کا حلوہ بنا تھا، آج ہم نے فلاں سبزی کھائی اور فلاں پھل کھائے۔۔۔،

ایسا کچھ بھی کہنے سے پہلے دیکھ لیجیے کہ آپ کے آس پاس کس طرح کے لوگ موجود ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کسی نے کئی دنوں سے اچھا کھانا نہ کھایا ہو اور آپ کی باتیں سن کر اسے تکلیف محسوس ہو۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم اپنی ہانڈی (میں پکنے والے کھانے کی) بو سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف مت پہنچاؤ۔

(ملتقطاً: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، اردو، ج9، ص42، ر24897)

اس حدیث کو سامنے رکھ کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کھانے کی تصویر کھینچ کر فیس بک پر اپلوڈ کرنا یا کسی دوسرے ذریعے سے اپنے دوستوں یا کسی اور کو بھیجنا بھی درست نہیں ہے۔ آپ کھائیں لیکن شور نہ مچائیں۔

عبد مصطفی

AM ABDE MUSTAFA

عاشق کی زکوۃ

حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمہ سے کسی نے زکوۃ کا نصاب پوچھا- آپ نے فرمایا کہ فقہ کا مسئلہ پوچھ رہے ہو یا عشق کی بات کر رہے ہو؟

اس بندے نے کہا کہ دونوں طرح سے ارشاد فرمادیں۔

آپ نے فرمایا کہ شریعت کی زکوۃ اڑھائی فی صد ہے جب کہ عشق کی زکوۃ سارے کا سارا مال اور اس کے ساتھ ساتھ جان کا نذرانہ پیش کرنے سے ادا ہوتی ہے۔

اس بندے نے کہا کہ عشق کی زکوۃ کی کیا دلیل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا سارا مال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا نذرانے کے طور پر پیش کر دی۔

(مکتوبات یحییٰ منیری، ص34 بہ حوالہ ضرب حیدری، ص51)

عبد مصطفی

محتاج کا جب یہ عالم ھے

حضرت شیخ عبد العزیز دباغ رحمہ اللہ تعالی کے شاگرد حضرت علامہ احمد بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے استاد محترم کے ساتھ محو کلام تھا- میں نے آپ رحمہ اللہ کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ کیا کہ اللہ تعالی نے اُن کے لیے کس طرح جن وانس، شیاطین اور ہوا کو مسخر کر دیا تھا! میں نے یہ بھی ذکر کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ معجزہ عطا کیا گیا تھا کہ لوہا ان کے ہاتھ میں آکر آٹے کی ٹکیہ کی طرح نرم ہو جاتا!

(پھر میں نے کہا کہ) حضرت عیسی علیہ السلام نے کوڑھیوں کو تندرست کرنے، مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا!

میری اس گفتگو سے آپ رحمہ اللہ نے سمجھا کہ شاید میں یہ کہ رہا ہوں کہ جب حضور ﷺ سید الخلق ہیں اور تمام انبیا سے افضل ہیں تو پھر آپ ﷺ سے اس طرح کے معجزات کیوں رونما نہیں ہوئے اور جو معجزات آپ سے رونما ہوئے ہیں ان کا انداز جداگانہ ہے۔

اس کے بعد استاد محترم نے فرمایا کہ وہ تمام ملک و بادشاہی جو اللہ رب العزت نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائی تھی، حضرت داؤد علیہ السلام کے دست اقدس میں لوہے کو نرم کر دیا تھا اور جن عنایات سے اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نوازا تھا، اللہ رب العزت نے یہ سب کچھ بلکہ اس سے بہت زیادہ آپ ﷺ کی امت کے اولیاے کاملین کو عطا کیا ہے!

اللہ تعالی نے اولیا کے لیے جن و انس، شیاطین، ہوا اور ملائکہ بلکہ تمام عالم کو مسخر کر دیا ہے۔ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے وہ مادرزاد اندھوں کو بینا کر دیتے ہیں، اپاہجوں کو صحت عطا کرتے ہیں، مردوں کو زندہ کرتے ہیں لیکن یہ وہ پوشیدہ امر ہے جو مخلوق کے لیے ظاہر نہیں کیا جاتا تاکہ لوگ ان کی طرف ہمہ تن مائل ہو کر اپنے اللہ کو بھول نہ جائیں- اولیاے کرام کو یہ تمام قدرت و توانائی تاجدار مدینہ ﷺ کی برکت سے حاصل ہوئی ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کے معجزات ہی ہیں۔

(الابریز)

عبد مصطفی

آپ کا ذکر ھے خاص ذکر خدا

نبی اکرم، نور مجسم، سرکار مدینہ ﷺ کا ذکر کرنا، خدا کا ذکر کرنا ہے- اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کیا ہے اور اپنا ذکر قرار دیا ہے۔

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمھارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمھارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے پس جس نے تمھارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

(الشفاء للقاضی عیاض المالکی)

قرآن کریم میں اللہ تعالی کے ذکر کے ساتھ ذکر رسول ﷺ کے جلوے کئی جگہ نظر آتے ہیں؛ چناں چہ ارشاد باری ہے:

(1) تو اعلان جنگ سن لو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (البقرۃ:279)

(2) اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا (النساء:13)

ABDE MUSTAFA

(3)اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے(النساء:14)

(4)حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا(النساء:59)

(5)تو اسے اللہ اور اس کے رسول کے حضور رجوع کرو(النساء:59)

(6)اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ(النساء:61)

(7)اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے(النساء:70)

(8)جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا(النساء:80)

(9)اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا(النساء:100)

(10)ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر(النساء:136)

(11)اور کافر چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں(النساء:150)

(12)اور جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے(النساء:152)

(13)اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ(النساء:171)

(14)جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں(المائدہ:33)

(15)تمھارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے(المائدہ:55)

(16)اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے(المائدہ:56)

(17)آؤ اس کی طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف(المائدہ:104)

(18)تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر(الاعراف:158)

(19)اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو(الانفال:1)

(20)یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی(الانفال:13)

(21)اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کیے(الانفال:13)

(22)اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو(الانفال:20)

(23)اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ(الانفال:24)

AM ABDE MUSTAFA

(24)اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو(الانفال:27)

(25)تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور اس کے رسول کا ہے.....الآیۃ(الانفال:41)

(26)بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے(التوبہ:1)

(27)اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بڑے حج کے دن اعلان ہے.....الآیۃ (التوبہ:3)

(28)اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول(التوبہ:3)

(29)مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیوں کر ہوگا(التوبہ:7)

(30)اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہ بنائیں گے(التوبہ:16)

(31)یہ چیزیں اگر تمھیں اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری ہوں(التوبہ:24)

(32)اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے(التوبہ:29)

(33)یہ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے(التوبہ:54)

(34)اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا(التوبہ:59)

(35)اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول(التوبہ:59)

(36)اور اللہ ورسول کا حق زیادہ تھا کہ اسے راضی کرتے(التوبہ:62)

(37)جو مخالفت کرے اللہ اور اس کے رسول کی(التوبہ:63)

(38)اور اللہ ورسول کا حکم مانیں(التوبہ:71)

(39)اور انھیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ ورسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا(التوبہ:74)

(40)اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوئے(التوبہ:80)

(41)بے شک وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے(التوبہ:84)

(42)وہ جنھوں نے اللہ ورسول سے جھوٹ بولا تھا(التوبہ:90)

(43)جب کہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں(التوبہ:91)

AM ABDE MUSTAFA

(44)اوراب اللہ ورسول تمھارے کام دیکھیں گے(التوبہ:94)

(45)اوراب اللہ ورسول تمھارے کام دیکھیں گے(التوبہ:105)

(46)اور(یہ مسجد ضرار)اس کے انتظار میں ہے جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے(التوبہ:107)

(47)ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر(النور:47)

(48)اور جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں(النور:48)

(49)یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے(النور:50)

(50)جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے(النور:51)

(51)اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا(النور:52)

(52)تم فرماؤ: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا(النور:54)

(53)ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے(النور:62)

(54)جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں(النور:62)

(55)ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا(الاحزاب:12)

(56)بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے(الاحزاب:22)

(57)اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے(الاحزاب:22)

(58)اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو چاہتی ہو(الاحزاب:29)

(59)اور جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور اس کے رسول کی(الاحزاب:31)

(60)اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو(الاحزاب:32)

(61)جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں(الاحزاب:36)

(62)اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا(الاحزاب:36)

(63)جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی(الاحزاب:37)

(64)بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو(الاحزاب:57)

AM ABDE MUSTAFA

(65)ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا(الاحزاب:66)

(66)اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے(الاحزاب:71)

(67)اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو(محمد:33)

(68)تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ(الفتح:9)

(69)وہ جو تمھاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں(الفتح:10)

(70)اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر(الفتح:13)

(71)اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے(الفتح:17)

(72)اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو(الحجرات:1)

(73)اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کروگے(الحجرات:14)

(74)ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے(الحجرات:15)

(75)اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں(الحدید:19)

(76)یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو(المجادلة:4)

(77)بے شک جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی(المجادلة:5)

(78)اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو(المجادلة:13)

(79)بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی(المجادلة:20)

(80)اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول(المجادلة:21)

(81)اور جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی(المجادلة:22)

(82)یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے جدا رہے(الحشر:40)

(83)(وہ غنیمت)اللہ اور رسول کی ہے.....الآیة(الحشر:70)

(84)اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں(الحشر:80)

AM ABDE MUSTAFA

(85)ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر(الصف:11)

(86)اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے ہی ہے(المنافقون:8)

(87)تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر(التغابن:8)

(88)اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو(التغابن:12)

(89)اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے(الجن:23)

(ملخصاً:کمال و جمال حبیب،ص42تا49)

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو

واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

امام اہل سنت فرماتے ہیں کہ اے نجدیوں!اگر تم یہ چاہتے ہو کہ حضور ﷺ کے ذکر کو خدا کے ذکر سے جدا کر دیا جائے تو خدا کی قسم! ایسا ذکر خدا کا ذکر نہ کہلا سکے گا بلکہ (وہ ذکر) جہنم کی چابی ثابت ہو گا اور تمھیں دوزخ میں گرا کر چھوڑے گا۔

(انظر:شرح کلام رضا،ص590)

ABDE MUSTAFA

عبد مصطفی

اب کیا دیکھوں جب تو سامنے ھے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں:

میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور اکرم ﷺ میرے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے-آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے تھے جن سے نور کی شعائیں نکل رہی تھیں-اس حسین منظر نے مجھے چرخہ کاتنے سے روک دیا،بس میں آپ کو دیکھ رہی تھی؛آپ ﷺ نے فرمایا:تجھے کیا ہوا؟

میں نے عرض کی:آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہیں جو نور کے ستارے معلوم ہوتے ہیں۔

اگر(عرب کا مشہور شاعر)ابو کبیر آپ کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو یقین کر لیتا کہ اس کے شعر کا مصداق آپ ہی ہیں کہ:

واذا نظرت الی اسرۃ وجھه

برقت بروق العارض المتهلل

یعنی جب میں اس کے روے مبارک کو دیکھتا ہوں تو اس کے رخساروں کی چمک مثل ہلال نظر آتی ہے۔

(ابن عساکر، ابونعیم، دیلمی، خطیب، زرقانی علی المواھب، ذکر جمیل بہ حوالہ کمال و جمال حبیب، ص180)

عبد مصطفی

عید میں گناہوں کی شاپنگ

عید کے لیے نئے کپڑے مول لینے کے ساتھ ساتھ آج کل گناہوں کی بھی خریداری ہو رہی ہے۔۔۔!

شاید ہی کوئی ایسا مارکیٹ ہو گا جس میں بے پردہ عورتوں کا ریلا نہ لگا ہو۔ کھلے عام عورتیں دکان دار مردوں سے بات چیت کر رہی ہیں اور "شوہر صاحب پہلو میں کھڑے دیکھ رہے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک تو" یہ سب چلتا ہے۔

ابھی جو حالات ہیں، ایک نیک آدمی مارکیٹ میں قدم رکھنے کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ "ریلا" سڑکوں سے لے کر گلیوں تک لگا ہوا ہے۔

اگر کسی وجہ سے یہ مناظر دیکھنے کا اتفاق ہو جاتا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔

یہ ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کدھر جا رہے ہیں؟ کیا عید کی شاپنگ اتنی ضروری ہے کہ ہم شریعت کو پیٹھ پیچھے ڈال دیں؟

اگر شاپنگ سے وقت مل جائے تو کبھی سوچیں کہ کیا ہم نے گناہوں کی شاپنگ تو نہیں کی؟

عبد مصطفی

کیا ایسا نہیں ہو سکتا؟

کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک شوہر اپنی بیوی کے لیے "شریفوں والے" کپڑے خرید لائے اور بیوی اسے خوشی خوشی قبول کر لے؟

نہیں نہیں بالکل نہیں! یہ میں نے کیا کہہ دیا! ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔!

بیوی صاحبہ کی پسند بھی تو کوئی چیز ہے۔شوہر پر تولازم ہے کہ ایک دن بلکہ دو دن اور اگر نہ ہو تو تین دن کا وقت نکال کر بیوی کو پورے بازار گھما کر شاپنگ کروائے اور ایسے کپڑے دلوائے جو محلے میں سب سے الگ ہو تا کہ دیکھنے والوں کے تاثرات کے اظہار سے دونوں میاں بیوی کو سکون حاصل ہو۔

یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ اس سال عید میں "کیا چل رہا ہے؟"(مطلب کس کا ٹرینڈ ہے) کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پرانے ورژن (موڈل) کے کپڑے خرید لیں اور بازار میں کچھ اور چل رہا ہو۔

بیوی صاحبہ خود کپڑے کا کلر، ڈیزائن، کوالٹی، برانڈ اور قیمت وغیرہ دیکھیں گی اور دکان دار سے خود مول تول بھی کریں گی۔اب ہم پردے کی بات کریں گے تو یہ تک کہا جاسکتا ہے کہ "نیت اچھی ہونی چاہیے" لہٰذا ہم خاموش ہیں کیوں کہ شوہر، بیوی، دکان دار اور آس پاس موجود لوگ، سب کی نیت اچھی ہے اور ہماری ہی سوچ خراب ہے۔

گستاخی معاف کریں ہم زیادہ بول گئے۔۔۔!

عبد مصطفیٰ

لَو یا ارینج؟

شادیوں کا جو طریقہ ابھی چل رہا ہے، اُس کی وجہ سے کئی لوگ اس غلط فہمی میں پڑ جاتے ہیں کہ انھوں نے ارینج میرج کی ہے۔ذرا غور کریں کہ ارینج میرج آج کل ہوتی کہاں ہے؟

رشتہ طے ہونے کے فوراً بعد لڑکے اور لڑکی اپنا اپنا موبائل سنبھال لیتے ہیں اور دن رات ایک دوسرے سے گپ شپ جاری رہتی ہے پھر ملاقاتیں اور باتوں پر باتیں.....، یہ تو گھما پھرا کر لَو میرج ہی ہے جسے ارینج کا نام دے دیا گیا ہے۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ شادی کی تاریخ مہینوں بلکہ ایک سال بعد کی رکھی گئی ہے اور اِدھر لڑکا اور لڑکی کے درمیان ملاقاتوں اور باتوں کا سلسلہ جاری ہے جو شادی تک چلا تو چلا ورنہ کچھ گڑبڑ ہونے پر شادی کینسل!

ایک دوسرے کو دیکھ لیا، باتیں کرلیں، ہاتھوں میں ہاتھ دے کر پارک وغیرہ بھی گھوم لیا، آن لائن چیٹنگ کرلی، آف لائن بھی نہیں چھوڑا تو اب ہمیں کوئی سمجھا دے کہ یہ ارینج میرج کیسے ہوا؟ یہ تو خالص لَو میرج ہے جس میں تھوڑی سی تبدیلی ہے۔

جیسے لَو میرج میں کھلے عام ایک دوسرے کو دیکھ کر پسند کیا جاتا ہے اسی طرح آج کل ارینج میں بھی کیا جاتا ہے،

ڈیٹنگ چیٹنگ دونوں میں ہوتی ہے،

ہو سکتا ہے کوئی یہ کہے کہ لَو میرج میں پروپوز کیا جاتا ہے لیکن یہاں ایسا نہیں ہے تو ہم بتا دیں کہ آج کل ارینج میں بھی پروپوز کا سسٹم ہے جسے منگنی کا نام دے دیا گیا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ وہاں "آئی لو یو" بول کر پروپوز کیا جاتا ہے اور یہاں منگنی میں ایک دوسرے سے بات کرنے کے بعد انگوٹھی پہنا کر پروپوز کیا جاتا ہے۔ وہاں لڑکی یا لڑکے کی طرف سے اقرار اور انکار کی گنجائش ہوتی ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہوتا ہے، اگر چاہو تو اقرار یا انکار۔

یہ لَو میرج جس پر ارینج کا لیبل لگا کر کام چلایا جا رہا ہے، اس میں ایک فائدہ لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ ہو جاتا ہے کہ "سیفٹی" پوری ملتی ہے۔ اس میں دونوں محفوظ رہتے ہیں۔ نہ تو فون پر بات کرنے سے اپنا باپ روک سکتا ہے اور نہ ملاقات کرنے سے اس کا باپ!

ہماری اس تحریر سے وہ لوگ اپنی غلط فہمی کا علاج کر سکتے ہیں جنھیں لگتا ہے کہ انھوں نے ارینج میرج کی ہے یا کریں گے۔

عبد مصطفی

ہماری بیٹی ایسی ویسی نہیں ھے

آج بیٹی خود بازار سے اپنی پسند کے کپڑے خرید کر لائی ہے اور باپ، ماں اور بھائی بہت خوش ہیں کہ لڑکی سمجھدار ہو گئی ہے۔ اس ترقی سے گھر میں تو کسی کو تکلیف نہیں ہے لیکن اگر کوئی دینی علم رکھنے والا "مولوی ٹائپ شخص" اس "ترقی" کو غلط کہنے کی جسارت کر بیٹھے تو اُسے فوراً جواب دیا جاتا ہے کہ "ہماری بیٹی ایسی ویسی نہیں ہے" اب انھیں کون سمجھائے کہ کسی کی بھی بیٹی پیدائشی "ایسی ویسی" نہیں ہوتی۔

آپ کو بھلے ہی اپنی بیٹی پر بھروسہ ہو لیکن ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ بھی انسان ہے- آپ کچھ بھی کہیں لیکن یہ سچ ہے کہ وہ گناہوں سے معصوم نہیں ہے- آپ کی نظروں میں آپ کی بیٹی کا کوئی دشمن نہیں ہے لیکن ایک کھلا دشمن ہے جسے شیطان کہا جاتا ہے۔ یہ بھی جان لیجیے کہ جتنی لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ بھاگ گئیں، جن کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا اور جنھوں نے خودکشی کر لی، وہ سب لڑکیاں بھی پیدائشی "ایسی ویسی" نہیں تھیں بلکہ کئیوں نے مل کر اسے "ایسی ویسی" بنا ڈالا۔

ABDE MUSTAFA

ہم نے اشارے میں بہت کچھ کہا ہے۔ اگر آپ سمجھ گئے تو پھر یہ بھی سمجھ لیجیے کہ یہ "ترقی" نہیں ہے- اگر آپ نہیں سمجھے تو پھر آپ کی بیٹی تو اِسکوٹی چلانا جانتی ہی ہے، بس چابی دے دیجیے اور پیسے یا کارڈ دے دیجیے تا کہ وہ بھی اس عید پر اپنے پسند کی شاپنگ کر سکے۔

ویسے دینی علم رکھنے والے "مولوی ٹائپ لوگ" اگر زیادہ بولیں تو آپ بالکل توجہ نہ دیں کیوں کہ آپ ان سے بہتر جانتے ہیں کہ "ترقی" کسے کہتے ہیں اور آپ کی بیٹی بھی "ایسی ویسی" تو ہے نہیں۔

عبد مصطفی

30 جوڑے کپڑے

میرے سامنے ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا:

میرے پاس 25 سے 30 جوڑے کپڑے ہو گئے ہیں لہذا اس سال (عید کے لیے) مَیں کپڑے نہیں لوں گا۔

بیٹے نے کہا:

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؛ کپڑے تو آپ کو لینے ہی ہوں گے۔۔۔!

کسی غریب کے پاس پہننے لائق دو جوڑے کپڑے نہیں ہیں اور کسی کے پاس 25 سے 30 جوڑے کپڑے رکھے ہوئے ہیں، یہ کیسا انصاف ہے؟

اپنے مال سے جہاں تک ہو سکے غریبوں کی مدد کیجیے- اگر آپ کے پاس کئی جوڑے کپڑے ہیں تو ضروری نہیں کہ ہر عید پر نئے کپڑے خریدے جائیں۔

اپنے رشتہ داروں میں یا جن کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ ان کی مالی حالت خراب ہے، ان کی جس طرح ہو سکے مدد کیجیے۔

عبد مصطفی

علم حاصل کرنے کا مقصد

علم حاصل کرنے سے پہلے یہ نیت ہونی چاہیے کہ ہم اس پر عمل کریں گے اور ہو سکا تو دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں گے- علم کو دنیا کے لیے حاصل کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

HM ABDE MUSTAFA

نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی ایک نشانی یہ بتائی کہ دینی غرض کے علاوہ علم حاصل کیا جائے گا۔

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف، ح2211)

عبد مصطفی

دنیا کے لیے علم

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے علم دین حاصل کرے یا وہ اپنے علم کے ذریعے اللہ کی بجائے کسی اور کا ارادہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فیمن یطلب بعلمہ الدنیاء، ح2655)

سنن ترمذی کے جس باب میں یہ حدیث ہے اس کا عنوان ہے:

"باب ماجاء فیمن یطلب بعلمه الدنیاء"

یعنی "جو علم کے ذریعے دنیا کا طلب گار ہو" اور اسی باب میں ایک اور حدیث کچھ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص علم اس لیے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے علما کا مقابلہ کرے یا جہلا کے ساتھ بحث کرے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے تو اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

(ایضاً، ح2654)

اللہ تعالی ہمیں فقط اپنی رضا کے لیے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

لڑکیوں کو پڑھانا صحیح نہیں ھے

عنوان (ٹائٹل) دیکھ کر بھڑکنے سے پہلے ہماری پوری بات سُن لیں؛ ہمیں معلوم ہے کہ جب کوئی دینی علم رکھنے والا "مولوی ٹائپ" شخص ایسی باتیں کرتا ہے کہ "لڑکیوں کو یہ نہیں کرنا چاہیے، وہ نہیں کرنا چاہیے....." تو کئی لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

AM ABDE MUSTAFA

ابھی ایک مقابلہ چل رہا ہے کہ "لڑکیاں کسی سے (خاص کر لڑکوں سے) کم نہیں ہیں" اور تقریباً ہر شخص اپنے گھر کی لڑکیوں کو اس مقابلے کا حصہ بنانا چاہتا ہے۔ لڑکا اسکول جائے گا تو لڑکی بھی جائے گی، لڑکا کالج جائے گا تو لڑکی بھی جائے گی، یہ گاڑی چلائے گا تو وہ بھی چلائے گی، یہ نوکری (جاب) کرے گا تو وہ بھی کرے گی، اگر یہ کشتی (باکسنگ) کرے گا تو اس نے بھی چوڑیاں نہیں پہنی ہیں اور اگر یہ سیاست (پالیٹکس) میں آئے گا تو وہ بھی الیکشن لڑے گی!

اس مقابلے میں جو چیز کنارے (سائیڈ) کر دی گئی وہ ہے "شریعت" اور اب تو یہ سب اتنا عام (کامن) ہو چکا ہے کہ غلط کو غلط ہی نہیں سمجھا جاتا!

ایسے حالات میں پھنس جاتا ہے "مولوی ٹائپ" شخص جو لوگوں کو یہ سمجھانے نکلتا ہے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے۔

باتیں تو بہت ہیں پر اب ہم عنوان (ٹائٹل) کی طرف لوٹتے ہیں- ہمارا ایک سوال ہے کہ لڑکیوں کو پڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم جانتے ہیں آپ کے پاس کئی جوابات ہیں اور اگر نہیں بھی ہیں تو آپ کو کہیں سے انتظام کرنے ہوں گے لیکن پہلے سوال کو اچھی طرح سمجھ لیجیے؛ سوال میں "پڑھانے" سے مراد جدید عصری علوم یعنی میٹرک، انٹر، بیچلر، ماسٹر وغیرہ ہیں نہ کہ دینی علوم جو کہ آج کل اتنا "پڑھایا جاتا ہے کہ لڑکے والوں سے کہا جا سکے کہ "لڑکی قرآن پڑھنا جانتی ہے۔

اب آپ کئی جوابات دے سکتے ہیں جن کا سیدھا تعلق (کنیکشن) اُس "مقابلے" سے ہو گا جو ہم نے بیان کیا اور بات پھر وہیں آ گئی کہ آپ بھی اسی مقابلے کے چکر میں کسی "ایک چیز" کو کنارے (سائیڈ) کرنا چاہتے ہیں جس کا نام اوپر بیان ہو چکا ہے۔

جس چیز کو کنارے (سائیڈ) کیا جا رہا ہے، اُس کو ذرا سامنے (فرنٹ میں) رکھتے ہیں؛ ایک ایسا پہلو نظر آتا ہے جس کی ایک جھلک سے ایسے "مقابلوں" کا کوئی وجود ہی باقی نہیں رہتا، چناں چہ:

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسف شریف کی تفسیر نہ پڑھائی جائے۔

(ملخصاً: فتاوی رضویہ، ج24، ص456)

سورۂ یوسف قرآن کا حصہ ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ

ABDE MUSTAFA

یعنی (اے نبی ﷺ) ہم تمھارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالی اس واقعے کو سب سے اچھا واقعہ فرما رہا ہے، اس کے باوجود بھی عورتوں کو اس کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیوں منع کیا گیا؟ اس واقعے میں ایسا کیا ہے؟۔۔۔،

ان سوالوں کا جواب جاننے سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کیجیے کہ آپ کی لڑکی کو میٹرک تک پڑھائے جانے والے موضوعات (سبجیکٹس) میں کیا کیا موجود ہے؟

انگریزی اور ہندی کتابوں میں کیسے واقعات موجود ہیں؟

آپ کی لڑکی کے اسکول کے تھیلے (بیگ) میں موجود سائنس کی کتاب میں کیا کیا ہے؟

میٹرک تک (تقریباً تیرہ چودہ سال تک) روزانہ پانچ سے چھ گھنٹے تک (تقریباً ستائیس ہزار گھنٹوں تک) کیا پڑھایا گیا؟

کالج میں آپ کی لڑکی نے کیا کیا پڑھا؟

جسم کے حصوں (پارٹس آف باڈی) کے نام پر کیا کیا جاننے کو ملا؟

لیکچر میں کیا تھا؟ تاریخ میں کیا تھا؟ زولوجی میں کیا جانا؟ باٹنی میں کیا سیکھا؟ کمپیوٹر کورس میں کیا سیکھا؟.........؟

جب آپ یہ سب جان لیں اس کے بعد یہ جاننے کی کوشش کیجیے گا کہ سورۂ یوسف کی تفسیر کیوں نہیں پڑھانی چاہیے۔ آپ کو کسی "مولوی ٹائپ" شخص کے چکر میں پھنسنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ آپ ان سے زیادہ اپنی لڑکی کے لیے بھلائی کے طلب گار ہیں۔

اور ہاں! یہ بھی بتا دیجیے گا کہ "ہمارا عنوان" کس طرح غلط ہے- اگر ہماری باتیں غلط ہیں تو انھیں دیوار پر مار دیں اور "مقابلے" میں ضرور حصہ لیں، داخلہ تو ہمیشہ جاری ہے۔

عبد مصطفی

جا تجھے بخشا

امیر المومنین، حضرت مولائے کائنات، علی المرتضی، شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے روضۂ انور پر ایک اعرابی حاضر ہوا اور اس نے اپنے آپ کو وہاں گرا دیا پھر مزار پاک کی خاک کو اپنے سر پر ڈالتے ہوئے کہنے لگا:

یارسول اللہ ﷺ! جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہم نے سنا اور ان میں سے یہ (آیت) بھی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

(النساء:64)

یعنی "اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے حبیب! تمھارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں"

(اعرابی نے مزید عرض کیا) یارسول اللہ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہیں) اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

قبر انور سے آواز آئی: جا تجھے بخش دیا گیا۔

(وفاالوفا، ج2، ص1361 و تفسیر مدارک)

امام اہل سنت کیا خوب لکھتے ہیں:

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْکَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

ٹیم عبد مصطفی

ABDE MUSTAFA

لکھنے اور بولنے سے پہلے سوچ لیجیے

نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

بندہ کبھی صرف ایک بات اللہ تعالی کی رضا کے خاطر بولتا ہے اور اس کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات چلتے چلاتے کہاں تک پہنچ جائے گی اور اس کی صرف یہی ایک بات قیامت تک کے لیے رضاے الہی کا ذریعہ بن جاتی ہے اور کبھی بندہ صرف ایک بات ایسی بولتا ہے جو اللہ تعالی کی ناراضی کا سبب ہوتی ہے اور اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات (کتنی زبانوں سے ہوتی ہوئی) کہاں تک پہنچے گی اور وہی ایک بات اس کے لیے قیامت میں اللہ تعالی کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے۔

(المستدرک للحاکم، اردو، کتاب الایمان، ج1، ص97، 98، ر136)

اس میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتے ہیں اور پھر ان کی بات آگ کی طرح پھیل جاتی ہے۔

ہمارے منھ سے نکلی ہوئی باتیں جب لوگوں کے کانوں میں پہنچتی ہے تو پھر وہیں تک نہیں رہتی بلکہ کئی کانوں تک پہنچ جاتی ہے لہذا کافی سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے۔

سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس (فیس بک، واٹس ایپ اور اسی طرح کے دیگر پلیٹ فارمز) پر لکھنے والوں کے لیے بھی لمحۂ فکر ہے کیوں کہ ان پلیٹ فارمز پر لکھی گئی باتوں کو کتنے لوگ پڑھتے ہیں، کاپی پیسٹ کرتے ہیں اور شئر کرتے ہیں، اس کا ہمیں اندازہ تک نہیں ہوتا؛ اسی لیے چاہیے کہ ضروری باتیں لکھیں اور فضول کو ترک کر دیں۔

AM ABDE MUSTAFA

عبد مصطفی

مساجد کے اماموں کے حالات

اہل سنت کی مسجدوں میں امامت کرنے والوں کے جو حالات ہیں وہ بہت برے ہو چکے ہیں- امامت کی اہمیت اور ضرورت سے ہر مسلمان واقف ہے اور اس کی فضیلت کے لیے صرف اتنا کہنا کافی ہو گا کہ اللہ کے نبی، حضور اکرم ﷺ نے بھی امامت فرمائی ہے۔

اب جو ہم بیان کرنے جا رہے ہیں وہ آنکھوں دیکھی باتیں ہیں جو ہم نے کچھ مسجدوں میں دیکھی ہیں ورنہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کہاں کہاں ایسی زَبُوں حالی ہے۔

امام ایسا شخص ہے جس کے پاس سند(ڈگری) تو ہے لیکن نماز کے بنیادی مسائل تک کا علم نہیں ہے-ہم مانتے ہیں کہ امامت کے لیے عالم ہونا شرط نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ جس کو فرائض وواجبات تک کا علم نہ ہو وہ امام بن جائے۔

ایسے لوگ امامت کر رہے ہیں جنھیں فرض اور واجب کی تعریف بھی صحیح سے معلوم نہیں ہے-ایسے لوگ اپنے ساتھ ساتھ اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے لوگوں کی نمازوں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔

اب ظلم کی انتہا دیکھیے کہ جمعہ کے دن وہی امام تقریر بھی کرتا ہے-اب یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ تقریر کرنے کے لیے بھی عالم ہونا ضروری نہیں کیوں کہ علما نے واضح طور پر لکھا ہے کہ غیر عالم کا تقریر کرنا حرام ہے-اس کے علاوہ محلے میں آئے دن محفل میلاد کا انعقاد ہوتے ہی رہتا ہے جس میں وہی امام صاحب مقرر خصوصی ہوتے ہیں-جب ایسے لوگ تقریر کرتے ہیں تو جو منھ میں آتا ہے بول کر نکل جاتے ہیں جس کی وجہ سے عوام گمراہ ہوتی ہے-نمازیں تو گئیں اوپر سے ایمان بھی خطرے میں آ گیا!

بعض اوقات امام اگر کہیں گیا ہے تو اس کی غیر موجودگی میں مؤذن صاحب امامت کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں جن سے نماز کے فرائض پوچھے جائیں تو جواب میں کہتے ہیں کہ نماز میں پانچ فرائض ہیں(فجر تا عشا) اور قراءت میں تو ایسی روحانیت ہوتی ہے کہ کچھ حروف بلکہ مکمل آیت ہی سنائی نہیں دیتی۔

بیان کرنے کو لمبی داستان ہے لیکن یہی بہت بڑی بات ہے کہ لوگوں کی نمازوں کے ساتھ ساتھ ان کا ایمان بھی خطرے میں ہے!

اب اس کے ذمے دار کون ہیں؟اس کی اصلاح کیسے ممکن ہے؟عوام کو کیا کرنا چاہیے؟امام کا انتخاب کیسے ہو؟......؟ان سب باتوں پر ہمارے اکابر علما کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ہر اہل علم کی بھی ذمے داری بنتی ہے کہ جس طرح ہو سکے اس معاملے میں آواز بلند کرنے کی کوشش کریں۔

عبد مصطفی

منگنی(انگیج منٹ)

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے۔اگر یہ رسم شرعی تقاضوں کے مطابق کی جائے تو جائز ہے اور اس میں لڑکے والے یا لڑکی والے،دونوں کا ایک دوسرے کو تحفے دینا ضروری نہیں ہے۔اگر انگوٹھی دیتے ہیں تو یہ نہیں ہونا چاہیے کہ لڑکا خود لڑکی کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہنائے کیوں کہ منگنی سے وہ میاں بیوی نہیں بن جاتے بلکہ منگنی کے بعد بھی ان کا آپس میں شرعی پردہ کرنا ضروری ہے۔

اگر نکاح میں منگنی نہ بھی ہو جب بھی کوئی ہرج نہیں۔کچھ لوگ اسے نکاح کا حصہ سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے؛نہ یہ نکاح کا حصہ ہے اور نہ نکاح کے لیے ضروری۔مروجہ منگنی کی رسم سب سے پہلے ہندستان میں ہی شروع ہوئی اور ہندوؤں سے مسلمانوں میں آئی۔(جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اسلامی زندگی میں لکھا ہے)

آج کل منگنی کی رسم بہت سی غیر شرعی رسموں کا مجموعہ بن گئی ہے۔گانے بجانا،لڑکیوں اور لڑکوں کا بے پردہ جمع ہونا،آپس میں ہنسی مذاق کرنا،یہ سب حرام ہے اور کئی جگہوں پر لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہنائی جاتی ہے حالانکہ مرد پر سونا پہننا حرام ہے۔

کچھ بوڑھی دادیوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا کے بارے میں یہ باتیں گھڑ رکھی ہیں کہ ان کی منگنی پر جنت سے انگوٹھیوں کے تحفے وغیرہ آئے تھے۔یہ سب جھوٹ اور منگھڑت ہے۔

(انظر:فتاوی یورپ وبرطانیہ،ص290،291)

عبد مصطفی

فقہ میں گندی باتیں

کچھ ایسے لوگ جنھیں شاید علم ری ایکشن کر گیا ہے اور سائڈ ایفیکٹ کی وجہ سے دماغی توازن بگڑ گیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ فقہ میں اور بالخصوص فقہ حنفی کی کتابوں میں گندی گندی باتیں موجود ہیں مثلاً شرم گاہ کو چھونے، آپس میں ملانے اور صحبت کی باتیں اور منی، مذی اور گندے خون کے بارے میں بحثیں موجود ہیں۔

اب اگر دیکھا جائے تو حدیث کی کتابوں میں بھی ایسی گندی باتیں موجود ہیں!

کتب احادیث میں ایسے ابواب موجود ہیں جن کے نام کچھ اس طرح ہیں:

شرم گاہ چھو لینے سے وضو،

شرم گاہوں کے مل جانے کا حکم،

عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت،

تمام بیویوں سے صحبت کرنے کے بعد وضو،

ABDE MUSTAFA

احتلام میں تری دیکھنا،

حیض کے خون اور کپڑے،

مذی سے وضو،

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت وغیرھم

ان کے علاوہ بھی ایسی بہت ساری باتیں موجود ہیں جنھیں فقہ کی کتابوں میں دکھا کر "گندی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اچھی باتوں پر مشتمل کسی کتاب کو پڑھیں اور کتب احادیث کو ہاتھ بھی نہ لگائیں۔

عبد مصطفی

اللّٰہ والوں کا قرب

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے، پھر وہ علاقے کے سب سے بڑے عالم کے پاس گیا اور بتایا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں، (پھر پوچھا کہ) توبہ کی گنجائش ہے؟

راہب نے جواب دیا: نہیں؛ اُس شخص نے اُس راہب کو بھی قتل کر دیا! اور یوں پورے 100 ہو گئے۔

پھر وہ شخص ایک بڑے عالم کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا اُس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ عالم نے کہا کہ ہاں! توبہ کی قبولیت میں کون حائل ہو سکتا ہے۔ جاؤ تم فلاں جگہ جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالی کی عبادت کر رہے ہیں، تم ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ جاؤ کیوں کہ وہ بری جگہ ہے۔

وہ شخص روانہ ہوا، جب آدھے راستے پہنچا تو موت نے آلیا! اب اس شخص کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص توبہ کرتا ہوا اور دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوا آرہا تھا، اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پھر ان کے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا جسے حکم (فیصلہ دینے والا)

ABDE MUSTAFA

بنادیا۔ اُس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کی پیائش کرو اور یہ دونوں میں سے جس علاقے کے زیادہ قریب ہو گا اُسی میں شمار ہو گا۔ جب پیائش ہوئی تو وہ شخص اُس کے زیادہ قریب تھا جہاں جانے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر رحمت کے فرشتوں نے اس شخص کو لے لیا۔

حضرت حسن بصری نے کہا کہ جب اُس شخص پر موت آئی تو وہ سینے کے بل (کھسک کر اپنی منزل کے) قریب ہو گیا۔

ایک اور سند میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالی نے (اس کی بستی کی) زمین کو حکم دیا کہ تم دور ہو جاؤ اور اس (نیک لوگوں کی بستی کی) زمین کو حکم دیا کہ تم قریب ہو جاؤ۔

(ملخصاً: صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ، ص1107، ر2766۔

و صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، ص856، ر3283، ط مکتبۃ المدینۃ کراچی۔

و سنن ابن ماجہ، اردو ترجمہ مع شرح، ج3، ص664، ر2621، 2622۔

و مسند احمد بن حنبل، اردو، ج5، ص62، ر11171۔

و صحیح ابن حبان، اردو، ج1، ص689، کتاب الرقائق، باب التوبۃ، ر611۔

و مسند ابو یعلی، اردو، من مسند ابی سعید الخدری، ج1، ص573، ر1029۔

و المعجم الکبیر للطبرانی، ٦ پبلیکیشن، ص15977۔

و سنن الکبری للبیھقی)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کے گناہوں کو بخشنے والا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ جب درمیان میں اُس کے پیارے بندوں کا وسیلہ ہوتا ہے تو وہ اس قدر عطا فرماتا ہے کہ اپنے پیارے بندوں کا قرب حاصل کرنے والوں کی بھی مغفرت فرما دیتا ہے۔ جس طرح کسی درخت کی جڑ میں ڈالے گئے پانی سے آس پاس کے پودوں کو سیرابی ملتی ہے، اسی طرح اللہ والوں کا قرب حاصل کرنے سے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے بڑی پیاری بات لکھ دی، آپ لکھتے ہیں کہ اگر کوئی گناہ گار ان (اللہ کے پیاروں) کے پاس جا کر توبہ کرنے کا صرف ارادہ کرے، ابھی وہاں گیا نہ ہو اور نہ توبہ کی ہو تب بھی بخش دیا جاتا ہے تو جو لوگ ان کے پاس جا کر ان کے ہاتھ پر بیعت ہوں، توبہ کریں اور ان کے وظائف پر عمل کریں، ان کے مرتبے اور مقام کا کیا عالم ہو گا۔

ABDE MUSTAFA

مزید لکھتے ہیں کہ لیلۃ القدر کا بڑا مرتبہ ہے، ایک رات کی عبادت کا درجہ ہزار مہینوں کی عبادتوں سے زیادہ ہے لیکن اگر کوئی اس رات کو پاکر عبادت نہ کرے تو اسے کوئی اجر نہیں ملے گا لیکن اولیاء اللہ کی کیا شان ہے کہ کوئی ان کے پاس جاکر عبادت اور توبہ نہیں کرتا (بلکہ قرب حاصل کرنے کے لیے) صرف جانے کی نیت کرلیتا ہے تو بخش دیا جاتا ہے۔

(ملخصاً: شرح صحیح مسلم، ج7، ص531)

جب اولیاء اللہ کے قرب کا یہ عالم ہے تو پھر امام الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالی کی مہربانی کا کیا عالم ہوگا!

جو ان کے در پر اپنا دامن پھیلاتے ہوں گے ان پر کس قدر عطائیں ہوتی ہوں گی، اس کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں۔

عبد مصطفی

میں تو ہوں عبد مصطفی

جب ہم خود کو عبد مصطفی کہتے ہیں تو کچھ لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کی تکلیف کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نام کو لے کر شرک و کفر تک چلے جاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مومن سے حسن ظن کی بنا پر "عبد مصطفی" کا معنی "غلام مصطفی" لیا جائے لیکن یہاں تک کہا گیا کہ اس نام سے "شرک کی بو" آتی ہے۔

لفظ "عبد" کا ایک معنی غلام بھی ہے لہذا اسی پر بحث ختم ہو جاتی ہے لیکن پھر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کسی نے یہ نام رکھا؟

ہم کہتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ جو کام حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ ہوا ہو وہ غلط ہے بلکہ جو اصول شرع کے خلاف ہو وہ غلط ہے۔ اتنی موٹی بات بھی اگر سمجھ نہ آئے تو اس ہمارا کوئی قصور نہیں۔

زمانے کی بات آگئی ہے تو ایک روایت میں ہے کہ خلیفہ بننے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وكنت عبده و خادمه

یعنی میں عبد مصطفی اور خادم مصطفی ہوں۔

اس روایت کو امام حاکم نے نقل کرنے کے بعد صحیح قرار دیا ہے اور مزید حوالے ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

(انظر: المستدرک للحاکم، کتاب العلم، ج1، ص447، ر439۔

والمستدرک للحاکم، اردو، کتاب العلم، ج1، ص250، ر434۔

والریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، الفصل التاسع فی ذکر نبذۃ من فضائلہ رضی اللہ تعالی عنہ، ص315۔

وکنز العمال، اردو، خلافت کے بعد حضرت عمر کا خطبہ، ج5، ص337، ر14184۔

ودراسۃ نقدیۃ فی المرویات الواردۃ فی شخصیۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ص586۔

اخبار عمر واخبار عبد اللہ بن عمر، خطتہ فی الحکم، ص55۔

تاریخ مدینۃ دمشق، ج44، عمر بن الخطاب، ص264، 266۔

وفتاوی رضویہ، ج30، ص462، 463۔

وازالۃ الخفاء بہ حوالہ ملفوظات اعلی حضرت، ج1، ص104۔

وفیضان فاروق اعظم، ج2، ص39)

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ اپنے نام کے ساتھ عبد مصطفی لکھا کرتے تھے؛ جب آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا:

اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ (النور: 32)

ترجمہ: اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔

اب اسے بھی شرک کہہ دیجیے! (کہ اس میں "عبادکم" کا لفظ ہے)

اعلی حضرت رحمہ اللہ نے اس پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔

(انظر: ملفوظات اعلی حضرت، ج1، ص104۔

وانظر احکام شریعت، ص235۔

وفتاوی افریقہ، ص22)

ABDE MUSTAFA

حضرت علامہ مفتی عطامشاہدی لکھتے ہیں کہ غیر اللہ کی طرف "عبد" کی اضافت جائز ودرست ہے۔

ارشادربانی ہے:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ(الزمر:53)

ترجمہ: اے محبوب! آپ فرمادیجیے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیاہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ(النور:32)

ترجمہ: اور نکاح کرو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔

احادیث مبارکہ میں بھی عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف (موجود) ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کاتب عبدہ علی ماۃ اوقیۃ فاداھا

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العتق، باب اعتاق العبد المشترک...الخ، ص295)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام سے سو اوقیہ پر بدل کتابت کیا۔

اس حدیث میں عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف ہے۔ اسی اضافت کے معنی میں ان احادیث میں بھی "عبد" کا استعمال ہوا ہے:

من اعتق شر کالہ فی عبد و کان لہ مال یبلغ ثمن العبد قوم العبد علیہ..... متفق علیہ

و من اعتق شقصاً فی عبد اعتق کلہ

(المرجع السابق، ص294)

امیر المومنین، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبے میں خود کو رسول اللہ ﷺ کا عبد اور خادم کہا۔

(کنزالعمال)

کتب فقہ میں غیر اللہ کی جانب عبد کی اضافت کی مثالیں کتاب النکاح، کتاب العتاق وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(انظر: فتاوی مشاہدی، ج1، ص136،137)

باتیں اور دلائل تو بہت ہیں لیکن سمجھنے والوں کے لیے اتنا کافی ہے۔ جو سمجھنا ہی نہیں چاہتے ان کے لیے پورا دفتر بھی ناکافی ہے۔

عبد مصطفی

ABDE MUSTAFA

ہماری پسند

ہر لڑکا چاہتا ہے کہ اسے اچھی لڑکی ملے جو زندگی بھر اُس کا ساتھ نبھائے، اِسی لیے رشتہ ڈھونڈتے وقت کافی چھان بین بھی کی جاتی ہے۔

لڑکی بھی چاہتی ہے کہ اُسے ڈھیر سارا پیار دینے والا شوہر ملے جو اس کا ہمیشہ خیال رکھے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کیوں کہ ہم اِن چیزوں کو حُسن اور دولت کے بازار میں تلاش کرتے ہیں۔

لڑکی کے گھر والے لڑکے کی آمدنی، گھر اور دولت میں خوشی ڈھونڈتے ہیں تو لڑکے والوں کو بھی دولت اور حُسن میں خوشیوں کی بہار نظر آتی ہے لیکن جب یہ چیزیں وقت کے ساتھ چلی جاتی ہیں تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

یہ چیزیں ہمیں صرف "دین داری" میں مل سکتی ہیں جسے آج کل بہت کم لوگ دیکھتے ہیں۔

عبد مصطفی

ایک لڑکی چاہیے

ایک لڑکا ہے، جسے آپ "مولوی ٹائپ" کہ سکتے ہیں کیوں کہ وہ داڑھی نہیں منڈواتا، کوٹ پینٹ نہیں پہنتا، سنیما گھروں میں فلم دیکھنے نہیں جاتا، گانے نہیں سنتا، لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرتا، سگریٹ، تمباکو وغیرہ کو ہاتھ تک نہیں لگاتا، گالیاں بھی دینی نہیں آتی اور اِس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو اُس میں نہیں پائی جاتیں۔ اب اس لڑکے کو اپنی اِس لطف و لذت (انٹرٹینمنٹ) سے خالی زندگی میں ایک لڑکی چاہیے جس سے وہ نکاح کر کے اُسے "بور" کر سکے اور اپنی طرح اسے بھی "بلیک اینڈ وائٹ" بنا سکے۔

ایک تو ایسے لڑکے سے نکاح کرنا ہی بہت بڑی بات ہے اوپر سے جناب کے نخرے تو دیکھیے کہ شرائط اور فرمائشوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست بھی تیار کر رکھی ہے جسے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔ قارئین بتائیں کہ ایسے لڑکے سے کون نکاح کرے گی؟

ایک لڑکی چاہیے جو:

(1) اہل سنت کے عقائد سے پوری طرح واقف ہو اور اپنی ضرورت کے مسائل کو بنا کسی کی مدد کے از خود کتابوں سے نکال سکے۔ اس کے پاس سند (ڈگری) ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی غرض نہیں، بس علم ہونا چاہیے۔ اگر مدرسے میں پڑھائی نہ بھی کی ہو تب بھی کوئی بات نہیں۔

(2)صحت مند ہو اور عمر بیس سے تیس کے درمیان ہو اور رہی بات خوب صورت ہونے کی تو اصل خوب صورتی انسان کے اخلاق ہیں۔

لڑکی کے گھر والوں سے مطالبات (ڈیمانڈز)

(3)کسی بھی طرح کی لین دین نہیں ہو گی؛ اب چاہے وہ نقدی ہو، جہیز ہو، منھ دکھائی ہو یا کوئی نذرانہ وغیرہ ہو۔

(4)جہیز میں قیمتی سامان، مثلاً: گاڑی، فرِج، کولر، اے سی، پنکھا، ٹی وی، پلنگ، سوفا، گدے، کرسی، ٹیبل، زیورات، برتن، مکسر مشین، گرائنڈر مشین، واشنگ مشین اور موبائل وغیرہ ہرگز قبول نہیں کیے جائیں گے اور ان کے علاوہ کچھ دینے کے بجائے لڑکی کو کچھ دینی کتابیں دے سکتے ہیں۔

(5)گانا بجانا بالکل نہیں ہونا چاہیے؛ نہ تو محفل نکاح میں، نہ بارات میں اور نہ کسی اور حوالے سے۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کے گیت وغیرہ گانے پر بھی پابندی ہونی چاہیے۔

(6)غیر شرعی اور غیر ضروری رسم ورواج کی سخت مناہی ہے۔ ہلدی کی رسم، گانے اور ڈھول بجانے کی رسم، لگن لگانے اور صندل اتارنے چڑھانے کی رسم، سیندور لگانے کی رسم، گالیاں دینے کی رسم، منھ دکھائی اور جیب بھرائی کی رسم، رات کو جاگنے اور صبح میں شادی کی رسم، کپڑوں کی ٹوکری بدلنے کی رسم، کسی کو گود میں اٹھانے تو کسی کو دھاگے سے ناپنے کی رسم، کسی کو میٹھا کھلانے تو کسی کا جوتا چرانے کی رسم، دودھ میں انگوٹھی ڈھونڈنے کی رسم اور وداعی کے وقت کی چھتیس قسم کی رسمیں، سب پر سختی سے پابندی عائد ہونی چاہیے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ صرف نکاح ہو گا۔

AM ABDE MUSTAFA

(7)عورتوں اور لڑکیوں کی بھیڑ بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ نے دعوت دی ہے تو اُن کے لیے بالکل الگ انتظام ہونا چاہیے تاکہ مرد و عورت ایک محفل میں بے پردہ جمع نہ ہوں۔ بہتر ہو گا کہ عورتوں کو دعوت نہ دیں اور رہی بات بارات کی تو اس میں دو یا تین سے زیادہ عورتیں نہیں ہوں گی۔

(8)کُل باراتیوں کی تعداد بیس سے بھی کم ہو گی جن کے لیے کھانا تیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(9)بارات دن میں آئے گی اور (چند گھنٹوں بعد) دن ہی میں واپسی ہو گی۔

(10)لڑکے کے استاذ گرامی نکاح پڑھائیں گے اور بتانے کا مقصد یہ ہے کہ وقت نکاح کسی طرح کی بات نہ ہو۔ آپ کے علاقے میں اگر کوئی انجمن، کمیٹی یا تنظیم ہے جو لڑکے والوں سے مخصوص رقم (مسجد، مدرسہ اور قبرستان کے لیے) لیتی ہے تو وہ پہلے ہی ادا کر دیے جائیں گے لیکن نکاح میں ان کی کسی بھی قسم کی کوئی دخل اندازی نہیں ہونی چاہیے۔

اب بتائیں کہ نکاح کے لیے کون تیار ہو گا؟ لڑکے کا کہنا ہے کہ اس میں اضافہ بھی کرنا ہے؛ یہ کیا کم تھا جو اضافے کی ضرورت آن پڑی؟ دوستوں نے سمجھایا کہ ان شرائط کو دیکھ کر کوئی تیار نہیں ہو گا لیکن لڑکا ہے کہ ضد پر قائم ہے اور کہتا ہے کہ ہر لڑکے کی سوچ ایسی ہی ہونی چاہیے۔

اب آپ ہی سمجھائیں کہ یہ دور ڈی جے، پارٹی، مستی اور فُل انٹرٹینمنٹ کا ہے۔ ایسے رنگین زمانے میں کون آپ کی بلیک اینڈ وائٹ پر توجہ دے گا۔

اگر ہر لڑکے کی سوچ ایسی ہو گئی تو۔۔۔

عبد مصطفی

خوشی سے

لڑکی کے باپ نے جہیز میں لڑکے کو خوشی سے ایک لاکھ روپے نقدی دی،

پھر خوشی سے ایک گاڑی دی،

پھر خوشی سے ایک لاکھ روپے کا سامان دیا،

پھر خوشی سے دو تین سو باراتیوں کو کھانا کھلایا،

پھر خوشی سے لڑکی دی۔۔۔،

اور ان کے لیے لاکھوں روپے قرض لیے، وہ بھی خوشی سے!

یہ خوشی ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ یہ انھی کو سمجھ میں آتی ہے جو نقدی اور جہیز کا مطالبہ (ڈیمانڈ) تو نہیں کرتے لیکن پھر بھی "خوشی" کے نام پر سب کچھ لے ہی لیتے ہیں۔ لاکھوں روپے لینے کے بعد کہتے ہیں کہ ہم نے تو نہیں مانگا تھا، انھوں نے خوشی سے دیا تو ہم نے رکھ لیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگرچہ صراحتاً مانگ نہ بھی کی جائے تو بھی ایسا ماحول بن چکا ہے کہ دینا ہی پڑتا ہے (خوشی سے) اور اگر نہ دے تو پھر دیکھیے کہ کون کتنا خوش ہوتا ہے۔

بولو یا نہ بولو، یہ تو طے ہے کہ کچھ نہ کچھ ملے گا اور دینا تو پڑے گا۔ ایک مزے کی بات یہ ہے کہ جو لوگ ڈیمانڈ نہیں کرتے وہ ڈیمانڈ کرنے والوں سے بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ جی ہاں! ڈیمانڈ کرنے والے بالکل کلیر بتا دیتے ہیں کہ ہمیں اتنا چاہیے لیکن ڈیمانڈ نہ کرنے والے لڑکی والوں کو پریشانی میں ڈال دیتے ہیں اور وہ یہ کہ جب ڈیمانڈ نہ کی جائے تو لڑکی والوں کے دل و دماغ میں کئی طرح کی باتیں آ رہی ہوتی ہیں، مثلاً: لڑکے والوں نے ڈیمانڈ نہیں کیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں کچھ نہیں دینا ہے بلکہ ہمیں اچھے سے سامان وغیرہ دینا ہوگا اور جب انھوں نے نقدی کی ڈیمانڈ نہیں کی ہے تو سامان ذرا بڑھا کر دینا چاہیے اور باراتیوں کے لیے کھانے پینے کا انتظام بھی اچھی طرح کرنا ہوگا ورنہ کہا جائے گا کہ ایک تو ہم نے ڈیمانڈ نہیں کی پھر بھی خاطر داری اچھی طرح نہیں ہوئی۔

اب ڈیمانڈ کرنے والے یا نہ کرنے والے دونوں ہی کسی نہ کسی طرح سے غلط ہیں لہٰذا ہونا یہ چاہیے کہ بالکل صراحت کے ساتھ انکار کیا جائے کہ ہم نہ تو نقدی لیں گے اور نہ جہیز اور اگر آپ نے کوئی قیمتی چیز جہیز میں دی تو وہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ ڈیمانڈ نہ کرنا اور بالکل انکار کرنا یا منع کر دینا، ان میں فرق ہے۔ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ لڑکی والوں سے اس بات کی ڈیمانڈ کی جائے کہ کسی بھی طرح کی کوئی لین دین نہیں ہونی چاہیے۔

ڈیمانڈ نہ کر کے اپنی خاموشی کو بولنے کا موقع نہ دیجیے بلکہ صراحتاً (تفصیل کے ساتھ) منع کر کے شبہات کو ختم کر دیجیے۔

عبد مصطفیٰ

ABDE MUSTAFA

مسلمانوں کو اقتصادی خطرہ

جو حالات سو سال پہلے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی قادری برکاتی بریلوی (علیہ الرحمہ) کے وقت میں تھے، وہی حالات یکلخت پلٹ رہے ہیں۔۔۔!!

اِس مجددِ قوم و ملت نے، تقریباً سو سال پہلے ہی، اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر اس قومِ مسلم کو، اِن کفار کی 'چالوں' اور ان کے 'دجل' و 'فریب' سے آگاہ کیا تھا. مگر، آہ صد آہ، ہم نے اس عظیم مفکر کو ایک ہی شعبے تک محدود کر دیا۔۔۔!

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی قادری برکاتی بریلوی (علیہ الرحمہ) نے اپنی کتاب "المحجة المؤتمنة في آية الممتحنة" میں ارشاد فرمایا:

دشمن اپنے فریق کے خلاف تین چالیں چلتا ہے:"

(1) قتل؛ تاکہ دشمن کا بالکل وجود ہی ختم ہو جائے. اگر یہ نہ ہو سکے تو۔۔۔

(2) جلاوطنی؛ تاکہ دشمن اپنے ملک وعلاقے سے نکل کر دور چلا جائے. اگر یہ بھی نہ ہو پائے تو۔۔۔

(3) اقتصادی بائیکاٹ؛ تاکہ غربت ومفلسی سے دوچار ہو کر ہمارا غلام بن جائے

اب دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی قادری برکاتی بریلوی (علیہ الرحمہ) کی فراست وفکر کیسے ثابت ہوئی، اور ہو رہی ہے. کفار نے مسلمانوں کے خلاف یہی چالیں ماضی میں چلیں، اور آج بھی چل رہے ہیں. بالترتیب دیکھیں:

(1) قتل: مسلمانوں کے قتل کے لئے اُس وقت 'جہاد کا عمومی فتویٰ' دیا جا رہا تھا، تاکہ بے امام وخلیفہ قلیل مسلمانانِ ہند، کفار کی اکثریت کے ہاتھوں قتل ہو جائے؛ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمہ) نے اسی حکمت کے پیشِ نظر ہندوستان میں جہاد کا فتویٰ نہ دیا،

اور آج 'دیس دروہی'، 'گوہتیہ'، 'کورونا کا سبب' وغیرہ کا الزام عائد کر کے، موب لنچنگ کے ذریعے مسلمانوں کا قتل ہو رہا ہے۔۔۔!

(2) جلاوطنی: پہلے 'تحریکِ ہجرت' چلائی گئی، جس کے بہانے مسلمانانِ ہند کو ہندوستان سے نکالنے کے لئے کوششیں کی گئیں، تو آج CAA, NRC, NPR پیش کئے جا رہے ہیں، تاکہ مسلمانوں کی 'جلاوطنی' ہو سکے۔۔۔!

(3) اقتصادی بائیکاٹ: اُس وقت 'تحریکِ خلافت' اور 'تحریکِ ترکِ موالات' (جس کا سہی نام 'تحریکِ عدمِ تعاون' ہے) چلائی گئیں، تاکہ مسلمان اپنا سارا کا سارا سرمایہ، جوش میں آکر، ترکی روانہ کر دیں، اور جتنے مسلمان انگریزی کمپنیوں میں سرکاری ملازم ہیں، وہ اپنی اپنی نوکریاں چھوڑ دیں اور غریب ولاچار ہو کر ہندوؤں کے غلام بن جائیں،

اور آج بھی مدرسہ بورڈ کی مانیتا ختم کرنے کی پوری کوشش جاری ہے، تاکہ مسلمانوں کی سرکاری نوکریاں ختم ہو جائیں. ان ہندوؤں کی طرف سے سِول امتحانات میں بھی اردو کو ختم کرنے کی مانگ کی جا رہی ہے، تاکہ کوئی بھی مسلمان اوفیسر لائن میں نہ جا پائے؛

اور اب کورونا کے نام پر ان کا 'اقتصادی بائیکاٹ' عروج پر ہوتا جا رہا ہے، تاکہ مفلسی مسلمانوں کو، ان مشرکین کا غلام بنا ڈالے۔۔۔!!

مگر، ان تین مشہور چالوں کے علاوہ، ایک چال کا ذکر، قرآنِ کریم نے مزید کیا ہے، اور وہ ہے 'قید'

یعنی مسلمانوں کو موقع پاتے ہی، کسی نہ کسی طرح 'قیدی' بنا دیا جائے، تاکہ اس کی تمام حس وحرکت، اُس تاریک کوٹھری میں اندھی ہو کر، اپنا دم توڑ دے. آج بھی سینکڑوں مسلمان نوجوان جیل کی سلاخوں کے پیچھے اپنا دم گھوٹنے پر مجبور ہیں، چونکہ ان مشرکین نے ان پر طرح طرح کی تہمتیں والزامات لگائے، اور ان کے خلاف مقدمات درج کئے۔۔۔!!

خبر دار۔۔۔!

اب کوئی یہ بہانہ نہیں بنا سکتا، کہ:

"ہمیں تو کفار کی ان چالوں کے بارے میں، پتہ ہی نہیں تھا"

یہ بہانہ اس لئے باطل ہے، چونکہ کفار کی یہ تمام چالیں قرآن وحدیث میں ہزاروں سال پہلے ہی مذکور ہو چکی تھیں، مگر ہم نے انہیں نہ جانا، اور نہ ہی جاننے کی کوشش کی۔۔۔!

کفارِ مکہ نے آقا (ﷺ) کے ساتھ جو بدسلوکیاں کی تھیں، وہ بھی انہیں چار چالوں میں سے ہی تھی، قرآنِ مجید ان کے دجل وفریب کا ذکر کچھ اس طرح سے کر رہا ہے:

"وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ"۔۔۔!

"اور، اے محبوب! یاد کرو، جب کافر تمہارے ساتھ دھوکا کرتے تھے، کہ تمہیں 'بند کر لیں'، یا 'شہید کر دیں'، یا 'نکال دیں'"۔۔۔!

[ترجمۂ کنز الایمان، 8:30]

اس آیت میں غور کریں، کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کفار کی چالوں سے آگاہ کیا، یہاں تین چالوں کا ذکر ہے:

(1) قید؛

(2) قتل؛

(3) جلاوطنی؛

اب رہ گیا 'اقتصادی بائیکاٹ'، تو اس کی تعلیم ہمیں 'شعبِ ابی طالب' سے مل رہی ہے۔ امام بیہقی نے 'دلائل النبوۃ' میں، اور ابن کثیر نے 'البدایۃ والنھایۃ' میں 'شعبِ ابی طالب' کے واقعہ کو مفصلاً ذکر کیا۔ کفارِ مکہ نے 'بنی ہاشم' اور 'بنی مطلب' کے خلاف جو مکاریاں اختیار کیں، ان کا ایک 'کتابچہ' تیار کیا، اور اسے 'کعبۂ معظمہ' میں لٹکا دیا۔ کتبِ سِیَر واحادیث کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

"اجتمعوا علي أن يكتبوا فيما بينهم علي بني هاشم و بني المطلب أن لا يُنكِحوهم و لا يَنكَحوا إليهم، و.... لا يبايعوهم و لا يبتاعوا منهم؛ و كتبوا صحيفة في ذلك، و علقوها بالكعبة. ثم عدوا علي من أسلم، فأوثقوهم و آذوهم، واشتدّ البلاء عليهم، و عظمت الفتنة، و زلزلوا زلزالا شديدا"۔۔۔!

AM ABDE MUSTAFA

۔۔۔" کفارِ مکہ اکٹھے ہوئے، تاکہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف جو انہوں نے آپس میں فیصلہ کیا تھا، اسے لکھیں؛ کہ وہ ان (کے خاندان) سے (شادی کے لئے) نہ ان کی بیٹی لیں گے، اور نہ ہی اپنی بیٹی انہیں دیں گے، اور نہ ہی ان سے کچھ خریدیں گے، اور نہ ہی انہیں کچھ بیچیں گے؛ اور اس معاملے میں انہوں نے ایک کتابچہ لکھا، اور اس کتابچے کو کعبے میں لٹکا دیا، پھر مسلمانوں پر ظلم و زیادتی شروع کر دی، تو انہیں قید کیا، اور انہیں اذیتیں دیں، اور مسلمانوں پر مصیبت سخت ہو گئی، اور فتنہ بہت بڑھ گیا، اور ان (مسلمانوں) پر (ظلم و ستم کے) زلزلے توڑے گئ۔۔۔!"

[رواه البيهقي في الدلائل و ابن كثير في البداية]

اس عبارت میں غور کرنے سے یہ بات آشکار ہو جاتی ہے کہ کفار کی ایک بڑی چال 'مسلمانوں کا اقتصادی بحران' بھی ہے، قابلِ ذکر الفاظ یہ ہیں:

(1)شادی کے لئے ان کی لڑکی نہ لینا؛

(2)شادی کے لئے انہیں اپنی لڑکی نہ دینا؛

(3)نہ ان سے کچھ خریدنا؛

(4)نہ انہیں کچھ بیچنا؛

ABDE MUSTAFA

نمبر تین اور چار، 'اقتصادی بائیکاٹ' کی خبر دے رہے ہیں؛ جبکہ ساتھ ہی نمبر ایک اور دو، 'سماجی بائیکاٹ' کی بھی غمازی کر رہے ہیں۔۔۔!!

اب رہی بات یہ کہ مسلمانوں کا، کفار کی جانب سے ہونے والے اس 'اقتصادی بائیکاٹ' سے کیسے بچا جائے، اور مسلمانوں کی معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے کیا کیا جائے...؟

تو اس کا حل بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی قادری برکاتی بریلوی (علیہ الرحمہ) کی جانب سے سنیں. آپ نے اپنے رسالے 'تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح' میں، مسلمانوں کی معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے، مسلمانوں کو چار باتوں پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کی، جن کا خلاصہ یہ ہے:

(1) وہ چند معاملات، جن میں حکومت کی مداخلت لازمی ہوتی ہے، ان کے علاوہ، اپنے تمام معاملات کو مسلمان اپنے ہاتھوں میں لیں، اپنے سب معاملات کا فیصلہ اپنے آپ ہی کریں. تا کہ یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں خرچ ہو جاتے ہیں، مقدمے کی وجہ سے گھر کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں، وہ ان بربادیوں سے محفوظ رہیں؛

(2) مسلمان اپنی قوم کے سِوا کسی سے کچھ نہ خریدیں، تا کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہے. اپنے خود کے کاروبار کو ترقی دیں، تا کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہیں....؛

(3) بڑے شہروں کے امیر طبقے کے مسلمان، اپنے غریب مسلمان بھائیوں کے لئے 'مسلم بینک' کھولیں، تا کہ حلال طریقے سے انہیں قرض فراہم ہو اور ان کی ضرورتوں کی ٹھیک سے ادائیگی ہو جائے؛ ساتھ ہی نفع کے وہ طریقے جو شریعتِ مطہرہ نے بتائے ہیں، انہیں اپنایا جائے، تا کہ 'سود' جیسی بلا سے، امیر و غریب، سب مسلمانوں کی جان چھوٹے. اس 'سود' کی ادائیگی کی وجہ سے، نہ جانے کتنے غریب مسلمانوں کی زمین جائداد، امیر کفار کی بھینٹ چڑھ گئی؛

(4) سب سے اہم و اجلّ و اشرف و افضل جو ہے، وہ ہے ہمارا 'دینِ اسلام'، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہی ہمارے لئے کامیابی و کامرانی کا سبب ہے. اسی دینِ متین پر ثابت قدم رہنے کے سبب، نہ جانے کتنے غربا و فقرا، تختِ شاہی کی رونق بنے؛ مگر یاد رہے کہ اس دین کا تعلق 'علمِ دین' سیکھنے سکھانے سے ہے، علمِ دین سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہی دونوں جہاں میں نجات کا ذریعہ ہے.

میرے پیاروں۔۔۔!

ذرا ان چار نکاتی ہدایات پر غور کریں، اور ان پر عمل کریں، پھر دیکھیں کہ کیسے ہمارے حالات میں تبدیلیاں آنی شروع ہوتی ہیں، ان شاءاللہ عزوجل۔۔۔!

مزید یہ کہ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا، کہ تقریباً 1400 سال پہلے یا 100 سال پہلے، یا جب بھی مسلمانوں کے ساتھ یہ سب کیا گیا، تو انہوں نے اس سے کس طرح نجات پائی تھی۔۔۔!!

ہمیں اپنے ماضی کو اپنا استاد بنانا ہو گا، تا کہ ہم اپنے عروج و زوال، ملکیت و غلامی، فتح و مغلوبیت کے اسباب کو اچھی طرح جان لیں، اور ان سے خبر دار ہو جائیں۔۔۔!!!

AM ABDE MUSTAFA

اللہ تعالیٰ ہمارے حالات پر رحم فرمائے،

آمین ثم آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

محمد قاسم القادری،

متعلم: جامعہ احسن البرکات،

مارہرہ شریف (ایٹہ)

ABDE MUSTAFA

Our Other Pamphlets

Azaan -e- Bilal Aur Suraj Ka Nikalna.
Allah Ta'ala Ko Uparwala Ya Allah Miyan Kehna Kaisa?
Gaana Bajana Band Karo, Tum Musalman Ho!
Shabe Meraj Huzoor Ghause Paak
İshqe Majazi
Shabe Meraj Nalain Arsh Par
Ghaire Sahaba Mein Radiallaho Ta'ala Anho Ka İstemal
Bahaar -e- Tehreer (5 Parts are Published)
Muqarrir Kaisa Ho?

Available in three different languages :
Urdu, Roman Urdu and Hindi

Abde Mustafa Official
Head office : Hazaribagh, Jharkhand
Email : Abdemustafa78692@gmail.com
Blogger : abdemustafaofficial.blogspot.com
Facebook : https://m.facebook.com/AbdeMustafaOfficial/
İnstagram : https://www.instagram.com/abdemustafaofficial
Telegram Channel : t.me/abdemustafaofficial
WhatsApp number : +919102520764
WhatsApp Business : +917301434813

Abde Mustafa Official